نمبر درآمد ۳۵۵ ۳۳۳
کتب پور رضا لائبریری

بعونہٖ تعالیٰ سبحانہٗ

دستور اساسی

جمعیّۃ علمائے ہند

منظور کردہ

اجلاسِ عام جمعیۃ علمائے ہند منعقدہ لکھنؤ

۱۶، ۱۷، ۱۸ جمادی الثانیہ سنہ ۱۳۶۸ھ مطابق ۱۶، ۱۷، ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۴۹ء

مع ترمیمات و اضافۂ دفعات منظور کردہ اجلاس خصوصی جمعیۃ علمائے ہند منعقدہ مرادآباد

۱۴، ۱۵، ذی قعدہ سنہ ۱۳۷۰ھ ۱۸، ۱۹، اگست سنہ ۱۹۵۱ء

حسب الحکم

مجاہد ملّت حضرت مولانا محمد حفظ الرحمٰن صاحب

ناظمِ عمومی جمعیۃ علمائے ہند

شعبۂ نشر و اشاعت جمعیۃ علمائے ہند نے اشوک پریس دہلی سے طبع کرا کر شائع کیا....

قیمت عار

اَمّا بعدُ

ہر گاہ کہ ۱۵ر اگست سنہ ۱۹۴۷ء کے بعد ہندوستان کے سیاسی حالات بدل
چکے ہیں اور آزادیٔ وطن کی منزل مقصود جس کے لیے جمعیتہ علماء ہند، انڈین نیشنل کانگر
کے دوش بدوش جدوجہد کرتی رہی تھی حاصل ہو چکی ہے اور ہند یونین میں ایک آزا
خود مختار غیر مذہبی (سیکولر) حکومت قائم ہے۔

اور اس تبدیلی کے بعد جمعیتہ علماء ہند یہ قطعی فیصلہ کر چکی ہے کہ اس کے اغراض
مقاصد اور عملی سرگرمیوں کا ملکی سیاست سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ اور اس فیصلہ
مطابق جمعیتہ علماء ہند کے سالانہ اجلاس عام منعقدہ ۲۶ر، ۲۷ر، ۲۸ر اپریل سنہ ۱۹۴۸ء
میں بمقام بمبئی یہ قرار پا چکا ہے کہ جمعیتہ علماء ہند کی جدوجہد اب مذہبی۔ اصلاحی۔ تہ
اور تعلیمی۔ دائروں میں محدود رہے گی۔

لہٰذا جمعیتہ علماء ہند کا یہ سالانہ اجلاس عام جمعیتہ کی مذہبی۔ ثقافتی۔ تعلی
اور اصلاحی سرگرمیوں کو جاری رکھنے کے لئے اپنے دستور اساسی میں اہم اور بنیادی
ترمیمات کر کے اس کی حسب ذیل تشکیل کو منظور کرتا ہے۔

مبادیات

دفعہ (۱) اس جمعیتہ کا نام "جمعیتہ علماء ہند" ہوگا۔
دفعہ (۲) اس جمعیتہ کا دائرۂ عمل تمام ہند (انڈین یونین) کو شامل ہوگا۔
دفعہ (۳) جمعیتہ علماء ہند کا ایک صدر دفتر ہوگا۔ اس کی ایک مہر ہوگی جس پر "جمعیتہ علماء ہند" کندہ ہوگا۔

تعریفات

دفعہ (۴) اس دستور العمل میں جہاں جہاں
(الف) "مقامی جمعیتہ علماء" یا "مقامی جمعیتہ" کے الفاظ آئے ہیں ان سے مراد وہ جمعیتہ ہے جو کسی شہر، قصبہ یا گاؤں میں حسب دفعات ۱۰، ۱۱ و ۱۲ قائم کی گئی ہو۔
(ب) لفظ "صوبہ" آیا ہے اس کا اطلاق اس صوبہ۔ یونین یا ریاست پر ہوگا جس کی حدود انڈین یونین کے آئین کے مطابق متعین کی گئی ہوں۔ بجز ان صوبوں کے جنھیں جمعیتہ علماء ہند کی مجلس منتظمہ نے اپنی کسی قرار داد کے مطابق۔ حکومت کی مقرر کردہ حدود میں تبدیلیاں کر کے علیحدہ متعین کیا ہو۔ اور جس کی تصریح اس دستور العمل کی دفعہ (۲۶) میں کر دی گئی ہو۔
(ج) لفظ "عالم" آیا ہے۔ اس سے مراد ایسا مسلمان ہے جس نے کسی باقاعدہ مدرسہ عربیہ میں یا کسی مستند عالم دین سے علوم عربیہ اسلامیہ کی تکمیل کی ہو۔ اور ثبوت کے لئے اس کے پاس سند موجود ہو۔ یا اس نے اپنے ذاتی مطالعہ سے علوم عربیہ اسلامیہ کی تکمیل کی ہو اور اس کی تصدیق جمعیتہ علماء ہند کی مجلس

منتظمہ کے دو مستند عالم اراکین نے کردی ہو۔

نفاذ دفعہ (۵) جمعیۃ علماء ہند کی مجلس منتظمہ میں اس دستور العمل کی منظوری کے فوراً بعد اس کی دفعہ ۵ دفعہ ۶ دفعہ ۷ اور دفعہ ۸ پر عمل درآمد شروع ہوجائے گا باقی جملہ دفعات پر عمل یکم جنوری ۱۹۵۰ء سے شروع ہوگا اور اس عرصہ میں سابق دستور العمل بجز دفعہ ۳، ۴، ۵ نافذ العمل رہے گا۔ اور آئندہ سالانہ انتخاب کے لئے جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ اس دستور العمل کی روشنی میں حسب ضرورت ہدایات نافذ کرے گی۔

اغراض و مقاصد

دفعہ (۶) جمعیۃ علماء ہند کے اغراض و مقاصد حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) اسلام۔ شعائر اسلام۔ اور مسلمانوں کے مآثر و معابد کی حفاظت۔

(ب) مسلمانوں کے مذہبی، تمدنی اور تعلیمی حقوق کی تحصیل و حفاظت۔

(ج) مسلمانوں کی مذہبی، تعلیمی، اخلاقی اور معاشرتی اصلاح۔

(د) ایسے اداروں کا قیام جو مسلمانوں کی تعلیمی، تہذیبی اور معاشرتی (سوشل) زندگی کی ترقی و استحکام کا ذریعہ ہوں۔

(ہ) اسلامی تعلیمات کی روشنی میں انڈین یونین کے مختلف فرقوں کے درمیان میل جول پیدا کرنا اور اس کو مضبوط کرنے کی کوشش کرنا۔

(و) علوم عربیہ و اسلامیہ کا احیاء اور زمانہ حال کے مقتضیات کے مطابق نظام تعلیم کا اجراء۔

(ز) تعلیمات اسلامی کی نشر و اشاعت۔

(ح) اسلامی اوقاف کی تنظیم و حفاظت۔

مُعاون اور رُکن

دفعہ (۷) ہر وہ مسلمان جمعیۃ کا معاون بن سکتا ہے جو شرعًا عاقل و بالغ ہو اور جس کو جمعیۃ علماء ہند کے مقاصد سے پوری طرح اتفاق ہو۔ اور ہر سالانہ چندہ کی ادائیگی منظور کر کے فارم معاونت پر دستخط کر دے

دفعہ (۸) جمعیۃ کا ہر وہ معاون جو معمولی پڑھا لکھا ہو اور جس کے ذمہ کسی سال کا چندہ معاونت باقی نہ ہو اور جو حسب ذیل شرائط میں سے کسی ایک شرط کو پورا کرتا ہو اور چار آنے فیس رکنیت ادا کر کے فارم رکنیت کی خانہ پری کر چکا ہو جمعیۃ کا "رکن" بن سکتا ہے۔

(الف) عالم یا حافظ قرآن ہو یا کسی عربی درسگاہ میں تین سال تک تعلیم پا چکا ہو یا کسی یونیورسٹی یا سرکاری بورڈ کا میٹری کولیشن یا اس کے مساوی کوئی امتحان پاس کر چکا ہو۔

(ب) کسی سرکاری یا غیر سرکاری درسگاہ کا مُعلّم، منیجر یا مہتمم۔ ٹرسٹی یا مجلس شوریٰ کا ممبر ہو۔

(ج) کسی اخبار یا رسالہ کے (خواہ کسی زبان میں ہو) ادارہ تحریر میں ایک سال تک شامل رہ چکا ہو۔

(د) کسی تبلیغی۔ اصلاحی یا معاشرتی (سوشل) ادارہ کا (جو کم از کم دو سال سے جاری ہو) ایک سال سے ممبر ہو۔

(ہ) کسی ادبی یا علمی دار الاشاعت کا (جو کم از کم دو سال سے جاری ہو) ایک سال سے ممبر ہو۔

(و) کسی دار المطالعہ یا لائبریری کی مینجنگ کمیٹی کا ممبر ہو بشرطیکہ دار المطالعہ یا لائبریری کم از کم دو سال سے جاری ہو۔

(ز) ڈاکٹر۔ طبیب یا وید ہو جو سند یافتہ یا رجسٹرڈ ہو یا اس کا مطب مسلسل پانچ

سال سے جاری ہو۔
(ح) مرکزی یا صوبائی مجالس آئین ساز۔ لوکل بورڈ۔ یا کسی پبلک ادارہ (لوکل باڈیز) یا کسی دیہاتی پنچایت کا ممبر ہو یا رہا ہو۔
(ط) گذشتہ انتخاب کے بعد سے کم از کم ستّو معاون ہر سال بناتا رہا ہو۔
(ی) جمعیّۃ علماء ضلع۔ صوبہ مرکز یا مقامی جمعیۃ علماء کی مجلس منتظمہ کا رکن رہ چکا ہو۔
(ک) کسی وقف کا متولّی یا کسی مسجد کا مستقل امام ہو۔

"نظام ترکیبی"

دفعہ (۹) جمعیۃ علماء ہند کے نظام ترکیبی میں حسب ذیل جمعیتیں شامل ہوں گی۔
(الف) مقامی جمعیۃ علماء (ب) جمعیۃ علماء ضلع (ج) جمعیۃ علماء صوبہ اور (د) جمعیۃ علماء ہند۔
دفعہ (۱۰) جمعیۃ علماء ہند کے نظام ترکیبی میں شامل ہونے والی تمام جمعیتوں کے انتخابات سہ سالہ ہوں گے۔
دفعہ (۱۱) جس مقام پر کم سے کم ستّو ارکن ہوں وہاں مقامی جمعیۃ علماء قائم کی جاسکتی ہے البتہ چھوٹے قصبات اور دیہات میں پندرہ ارکان مقامی جمعیۃ علماء قائم کرنے کے لئے کافی ہوں گے لیکن اگر مسلم آبادی کی قلت کی وجہ سے ایک گاؤں میں مطلوبہ تعداد پوری نہ ہوسکے تو چند ملحقہ دیہات کو ملا کر مقامی جمعیۃ علماء قائم کی جاسکے گی۔
دفعہ (۱۲) مقامی جمعیۃ علماء کی ایک مجلس منتظمہ ہوگی جسے مقامی ارکان منتخب کریں گے اس مجلس کے ارکان کی تعداد کم سے کم پچیس اور زیادہ سے زیادہ اکیاون ہوگی البتہ دیہات کی مجلس منتظمہ کے ارکان صرف سات ہوں گے۔
دفعہ (۱۳) مقامی جمعیۃ علماء کی مجلس منتظمہ اپنے اراکین میں سے اپنے عہدیدار منتخب کرے گی۔

دفعہ (۱۴) جمعیۃ علماء ضلع ہر اُس ضلع میں قائم ہو سکے گی جہاں ایک سے زائد مقامی جمعیتیں ہوں۔

دفعہ (۱۵) جمعیۃ علماء ضلع کی ایک مجلس منتظمہ ہوگی جو ان ارکان پر مشتمل ہوگی۔ جنھیں ضلع کی مقامی جمعیتیں اپنی مجالس منتظمہ کے ذریعہ منتخب کریں گی۔ اِس مجلس کے ممبران کی تعداد کم از کم ۱۱۳ اور زیادہ سے زیادہ ۲۱ ہوگی۔

دفعہ (۱۶) جمعیۃ علماء ضلع کا دفتر ضلع کے صدر مقام میں ہوگا لیکن مخصوص اور اہم حالات کے پیش نظر جمعیۃ علماء صوبہ کی مجلس عاملہ کی اجازت سے جمعیۃ علماء ضلع کا دفتر صدر مقام کے بجائے کسی دوسری جگہ بھی ہو سکے گا۔

دفعہ (۱۷) اگر کسی ضلع میں پہلے سے جمعیۃ علماء ضلع نہ ہو تو جیسے ہی ضلع میں ایک سے زیادہ مقامی جمعیتیں قائم ہو جائیں جمعیۃ علماء صوبہ پر لازم ہوگا کہ حسب دفعہ (۱۵) جمعیۃ علماء ضلع قائم کر دے۔

دفعہ (۱۸) جب تک کسی ضلع میں صرف ایک جمعیۃ علماء ہو وہ عارضی طور پر جمعیۃ علماء ضلع کے فرائض انجام دے گی مگر شرط یہ ہے کہ اس جمعیۃ پر لازم ہوگا کہ ایک سال کے اندر ضلع میں دو یا دو سے زائد مقامی جمعیتیں قائم کر کے حسب دفعہ (۱۵) باضابطہ انتخاب کرائے۔

دفعہ (۱۹) جمعیۃ علماء ضلع کی مجلس منتظمہ اپنے ارکان میں سے اپنے عہدیداروں کا انتخاب کرے گی۔

دفعہ (۲۰) جمعیۃ علماء ضلع کی ایک مجلس عاملہ ہوگی جس کے ارکان گیارہ ہوں گے اور انھیں جمعیۃ علماء ضلع کا صدر نامزد کرے گا۔ ان ارکان میں صدر۔ اور ناظم عمومی کا شامل ہونا ضروری ہوگا۔

دفعہ (۲۱) جمعیۃ علماء ضلع کی مجلس عاملہ کا کورم چار ہوگا۔ مگر اس کورم میں عہدہ داروں کے علاوہ کم از کم ایک غیر عہدہ دار رکن کا شامل ہونا.... ضروری ہوگا۔

دفعہ (۲۲) جمعیۃ علماء ضلع کا یہ فرض ہوگا کہ اپنے ضلع میں مقامی جمعیتیں قائم کرے
دفعہ (۲۳) مقامی جمعیۃ علماء اور جمعیۃ علماء ضلع کے حسب ذیل عہدہ دار ضروری ہوں گے۔

صدر - ۱ ناظم عمومی - ۱ خازن - ۱

نائبین کی تعداد کا تعین اور ان کا انتخاب مجلس منتظمہ کی صوابدید پر ہوگا۔

جمعیۃ علماء صوبہ

دفعہ (۲۴) ہر صوبہ میں ایک جمعیۃ علماء صوبہ ہوگی۔
دفعہ (۲۵) جمعیۃ علماء صوبہ کا دفتر صوبہ کے صدر مقام میں یا اس مقام پر ہوگا جو جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ متعین کرے۔
دفعہ (۲۶) انڈین یونین کے صوبے۔ یونینیں۔ اور ریاستیں جمعیۃ علماء کے نظام ترکیبی کے لحاظ سے ایک حیثیت رکھیں گے البتہ گجرات صوبہ بمبئی سے آندھرا صوبہ مدراس سے کمشنری کوٹہ۔ اودے پور اور جے پور باقی راجستھان سے علیحدہ صوبے مانے جائیں گے۔
دفعہ (۲۷) جمعیۃ علماء صوبہ کی ایک مجلس منتظمہ ہوگی جس کے ارکان کی تعداد کم از کم اکیس ہوگی۔
دفعہ (۲۸) جمعیۃ علماء صوبہ کی مجلس منتظمہ کے اراکین کا انتخاب اضلاع کی جمعیتیں اپنی مجالس منتظمہ کے ذریعے کریں گی۔
دفعہ (۲۹) صوبائی جمعیتوں کی مجالس منتظمہ کے ارکان کی تعداد کا تعین حسب ذیل تناسب کے مطابق ہوگا۔

صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ میں ایک ہزار درج رجسٹر معاونین پر مجلس منتظمہ جمعیۃ صوبہ کا ایک رکن۔
صوبہ بہار و مغربی بنگال میں ـــــ پانسو " " " " "

باقی تمام صوبوں میں ـــــــ ڈھائی سو " " " " "
اس تعداد میں کسی قسم کے اضافہ کرنے کا حق صوبائی جمعیتوں کو نہ ہوگا۔
دفعہ (۳۰) جمعیۃ علماء صوبہ کی مجلس منتظمہ میں کم از کم ایک تہائی علماء کا ہونا ضروری ہوگا۔
دفعہ (۳۱) جس صوبہ میں جمعیۃ علماء صوبہ نہ ہو وہاں ضلع کی جمعیتیں براہِ راست مرکز کے ماتحت ہوں گی۔
دفعہ (۳۲) جمعیۃ علماء صوبہ کے حسب ذیل عہدہ دار ضروری ہوں گے۔
صدر۔ ایک[۱]۔ نائب صدر۔ دو[۲]۔ ناظم عمومی۔ ایک[۱]۔
ناظمین۔ دو[۲]۔ خازن۔ ایک[۱]۔
دفعہ (۳۳) جمعیۃ علماء صوبہ کے صدر نائبینِ صدر اور خازن کو جمعیۃ علماء صوبہ کی مجلس منتظمہ منتخب کرے گی۔ ناظم عمومی کو جمعیۃ علماء صوبہ کا صدر بمشورۂ مجلس عاملہ اور ناظمین کو بمشورۂ ناظم عمومی مجلس منتظمہ کے اراکین میں سے نامزد کرے گا۔ جمعیۃ علماء صوبہ کے صدر اور ایک ناظم کا عالم ہونا ضروری ہوگا

جمعیّۃ عُلماء صُوبہ کی مجلس عاملہ

دفعہ (۳۴) جمعیۃ علماء صوبہ کی ایک مجلس عاملہ ہوگی۔ جس کے ارکان کی تعداد مجلس منتظمہ کے ارکان کی تعداد کا ایک ثلث ہوگی۔ لیکن یہ تعداد کسی حالت میں اکیس[۲۱] سے زیادہ نہ ہو سکے گی۔
دفعہ (۳۵) جمعیۃ علماء صوبہ کی مجلس عاملہ کو جمعیۃ علماء صوبہ کا صدر نامزد کریگا اور اس کے ارکان میں صدر اور ناظم عمومی کا شامل ہونا ضروری ہوگا۔
دفعہ (۳۶) جمعیۃ علماء صوبہ کی مجلس عاملہ کا کورم ایک تہائی ہوگا۔ مگر اس کورم میں عہدہ داروں کے علاوہ کم از کم دو غیر عہدہ دار ارکان کا شامل ہونا ضروری ہوگا۔

دفعہ (۳۷) باوجود ان امور کے جو کسی دوسری جگہ مذکور ہیں۔ صوبہ دہلی کے صدر مقام میں جو میونسپل وارڈ ہوں گے ان میں سے ہر وارڈ میں ایک جمعیتہ علماء ضلع قائم ہو سکے گی۔ اس جمعیتہ علماء ضلع کے ماتحت کوئی جمعیتہ نہ ہوگی۔ نیز صوبہ دہلی کی تحصیلوں میں سے ہر تحصیل کو ضلع کی حیثیت حاصل ہوگی۔

جمعیّۃ عُلماءِ ہند

دفعہ (۳۸) تمام ہند یونین کے لئے ایک جمعیتہ علماء ہند ہوگی جس کی ایک مجلس منتظمہ ہوگی۔ جو حسب تفصیل ذیل دوسو اسّی (۲۸۰) ارکان پر مشتمل ہوگی۔

(الف) ۲۶۰ ارکان جو صوبوں کی جمعیتوں سے منتخب ہو کر آئیں۔

(ب) بیس (۲۰) ارکان جو دفعہ ۴۴ کے بموجب نامزد ہوں گے۔

دفعہ (۳۹) جمعیتہ علماء ہند کی مجلس منتظمہ کے ارکان کا انتخاب صوبائی جمعیتوں کی مجالس منتظمہ نئے انتخابات کے بعد اپنے پہلے جلسوں میں کریں گی۔

دفعہ (۴۰) ہر صوبائی جمعیتہ علماء کی مجلس منتظمہ کو جمعیتہ علماء ہند کی مجلس منتظمہ کے لئے اس تعداد میں ارکان منتخب کرنے کا حق ہوگا جو جمعیتہ علماء ہند کی مجلس عاملہ حسب دفعہ ۴۲ مقرر کرے گی۔

دفعہ (۴۱) مجلس عاملہ جمعیتہ علماء ہند کی مقرر کردہ تاریخ تک جس قدر معاون درج رجسٹر ہوں اور ان کے چندۂ معاونت کا کوٹا ادا کر دیا گیا ہو صوبہ کی جمعیتیں ان کی تعداد سے صدر دفتر جمعیتہ علماء ہند کو مطلع کر دیں گی۔

دفعہ (۴۲) درج رجسٹر معاونین کی تعداد کے متعلق صوبوں سے اطلاع موصول ہونے پر جمعیتہ علماء ہند کی مجلس عاملہ اس تعداد کے تناسب سے جمعیتہ علماء ہند کی مجلس منتظمہ کے دوسو چھبیس (۲۲۶) ارکان کو صوبوں پر تقسیم کر دے گی۔ مگر اس تناسب کو معیّن کرنے کے لئے صوبہ۔ یو۔پی اور بہار کے علاوہ باقی تمام صوبوں کی تعداد دوگنی تصوّر کی جائیگی۔ صوبوں کی اس تعداد میں جمعیتہ علماء

صوبہ کے صدر اور ناظم عمومی کا شامل ہونا ضروری ہوگا۔

دفعہ (۴۳) جب تک جمعیۃ علماء ہند کی مجلس منتظمہ کے صوبہ وار منتخب شدہ اراکین کی تعداد ایک سو تیس تک پہنچے اس وقت تک سابقہ مجلس حسب دستور کام کرتی رہے گی۔

دفعہ (۴۴) جمعیۃ علماء ہند کی مجلس منتظمہ جدید انتخاب کے بعد اپنے پہلے اجلاس میں بیس ۲۰ مشاہیر ہند کو بطور رکن مجلس منتظمہ منتخب کرے گی۔ لیکن بموجب دفعہ ۷ و ۸ ان کا ابتدائی رکن ہونا ضروری ہوگا۔

مجلس عاملہ جمعیۃ علماءِ ہند

دفعہ (۴۵) جمعیۃ علماء ہند کی ایک مجلس عاملہ ہوگی جس کے ارکان کی تعداد کیس ہوگی جن کو صدر جمعیۃ علماء ہند نامزد کرے گا۔ جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کی تعداد مذکورہ بالا میں صدر۔ نائب صدر۔ اور ناظم عمومی۔ بحیثیت عہدہ شامل ہوں گے

نصاب (کورم)

دفعہ (۴۶) جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کے کسی اجلاس میں ۷ ارکان کی موجودگی تکمیل نصاب کے لئے کافی ہوگی مگر عہدہ داروں کے علاوہ کم از کم دو اراکین کا شامل ہونا ضروری ہوگا۔

جمعیۃ علماءِ ہند کے عہدیدار

دفعہ (۴۷) جمعیۃ علماء ہند کے عہدیدار حسب ذیل ہوں گے۔

صدر۔ ایک۔ نائب صدر۔ ایک۔ خازن۔ ایک۔ ناظم عمومی۔ ایک۔ ناظم زیادہ سے زیادہ تین، البتہ حسب ضرورت مجلس عاملہ کی اجازت سے نظماء

میں اضافہ ہو سکے گا۔

دفعہ (۴۸) صدر۔ نائب صدر اور ناظم عمومی کا طبقۂ علماء میں سے ہونا ضروری ہوگا۔

دفعہ (۴۹) جمعیۃ علماء ہند کے ہر عہدہ دار کو جمعیۃ کے فنڈ سے ماہانہ اعزازی الاؤنس (آنریریم) دیا جا سکے گا جس کی مقدار جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ معیّن کرے گی۔

دفعہ (۵۰) جمعیۃ علماء کا کوئی ملازم اس جمعیۃ کی مجلس منتظمہ کا ممبر نہیں بن سکتا جس کا یہ ملازم ہے۔

دفعہ (۵۱) کسی جمعیۃ علماء کا صدر، ناظم عمومی یا ناظم بیک وقت کسی دوسری جمعیۃ کا صدر۔ ناظم عمومی یا ناظم نہیں ہو سکتا۔

دفعہ (۵۲) جمعیۃ علماء ہند کے صدر کا انتخاب حسب دفعات ذیل ہوگا۔

(الف) جمعیۃ علماء ہند کا ناظم عمومی آنے والے انتخاب سے تین ماہ پہلے ایک تاریخ مقرر کرے گا اس تاریخ تک ہر صوبہ کی مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند کی صدارت کے واسطے ایک یا ایک سے زائد ناموں کی سفارش کرے گی مگر شرط یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کے نام کی سفارش نہیں کی جا سکے گی جو موجودہ اور اس سے متصل دور (ٹرم) میں صدر رہا ہو۔

(ب) مقررہ تاریخ تک جس قدر نام موصول ہوں گے جمعیۃ علماء ہند کا ناظم عمومی ان کی فہرست مرتب کر کے تمام صوبائی جمعیتوں کے پاس بھیجدیگا۔

(ج) ہر ایک جمعیۃ علماء صوبہ کی مجلس منتظمہ اپنے پہلے اجلاس میں فہرست ... (مذکور دفعہ ہذا ضمن (ب) کے ناموں میں سے کسی ایک کو منتخب کرے گی۔

(د) جمعیۃ علماء صوبہ کا ناظم عمومی منتخب شدہ نام کی اطلاع کے ساتھ حاضر ارکان کی مجموعی تعداد اور ہر ایک نام مندرجہ فہرست کے لئے حاصل شدہ آرا کی ... تفصیل بھی تحریر کرے گا۔

(ہ) مجوزہ ناموں میں سے جس نام کو صوبوں کی اکثریت حاصل ہوگی۔ آئندہ تین سال کے لئے وہ جمعیتہ علماء ہند کا صدر ہوگا۔ اور اگر دو یا دو سے زائد ناموں کے حق میں صوبوں کی تعداد مساوی ہو تو ان ناموں میں سے اس نام کو ترجیح ہوگی۔ جس کے حق میں تمام صوبوں کی مجالس منتظمہ کے رائے دہندہ اراکین کی مجموعی طور پر اکثریت ہوگی۔

دفعہ (۵۳) جمعیتہ علماء ہند کا منتخب شدہ صدر جمعیتہ علماء ہند کی مجلس منتظمہ کے ارکان میں سے ناظم عمومی کو مجلس عاملہ کے مشورہ سے اور باقی ناظموں کو ناظم عمومی کے مشورہ سے نامزد کرے گا۔

دفعہ (۵۴) جمعیتہ علماء ہند کے نائب صدر اور خازن کا انتخاب جمعیتہ علماء ہند کی مجلس منتظمہ کرے گی۔

دفعہ (۵۵) اگر کسی وجہ سے سہ سالہ دور کے اثناء میں جمعیتہ علماء ہند کے صدر کی جگہ خالی ہو جائے تو باقی مدت کے لئے صدر کا انتخاب جمعیتہ علماء ہند کی مجلس منتظمہ کرے گی۔

جمعیتہ علماء ہند کی مجلس منتظمہ کے فرائض و اختیارات

دفعہ (۵۶) اُن فرائض و اختیارات کے علاوہ جو جمعیتہ علماء ہند کی مجلس منتظمہ کے لئے اس دستور العمل میں کسی دوسری جگہ بیان کئے گئے ہیں مجلس منتظمہ جمعیتہ علماء ہند کے فرائض و اختیارات حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) جمعیتہ علماء ہند کے اغراض و مقاصد کی تکمیل کے لئے لائحہ عمل اور پالیسی مرتب کرنا۔

(ب) جمعیتہ علماء ہند کے دائرۂ عمل سے عمومی تعلق رکھنے والے امور پر غور کرنا اور ان کے متعلق فیصلہ صادر کرنا۔

(ج) مجلس عاملہ جمعیتہ علماء ہند کی قراردادوں اور تجاویز کو آئندہ کے لئے منظور

یا مسترد کر دینا۔ اور جمعیتہ علماء ہند کی سرگرمیوں اور نظم و ضبط کے متعلق ہدایت دینا۔

(د) اگر جمعیتہ علماء ہند کی مجلس منتظمہ کے کسی رکن کی طرف سے جمعیتہ علماء ہند یا کسی ماتحت جمعیتہ کے حسابات یا ان کے عہدہ داروں کے کام کی جانچ پرتال کا مطالبہ کیا جائے تو اس مطالبہ پر غور کرنا اور اگر ضرورت ہو تو اس کی تحقیق کا انتظام کرنا اور تحقیقات کے بعد مناسب کارروائی عمل میں لانا۔

مجلسِ عاملہ جمعیتہ عُلماء ہند کے اختیاراتُ و فرائض

دفعہ (۵۷) ان فرائض و اختیارات کے علاوہ جو اس دستور العمل میں کسی دوسری جگہ بیان کئے گئے ہیں جمعیتہ علماء ہند کی مجلس عاملہ کے فرائض و اختیارات حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) جمعیتہ علماء ہند کے صدر دفتر اور اس کے کاموں کی عام نگرانی۔

(ب) صدر دفتر اور اس کے ماتحت شعبوں کے لئے عملے کا تعین کرنا۔ ملازمین کی تنخواہوں کی مقدار۔ گریڈ اور الاؤنس مقرر کرنا۔

(ج) سَو روپیہ سے زائد تنخواہ پانے والے ملازم کا تقرر کرنا یا اس کو برطرف کر دینا۔

(د) کسی خالی اسامی (پوسٹ) پر ناظم عمومی کے عارضی مقرر کردہ شخص کو بحال رکھنا یا برطرف کر دینا۔

(ہ) کسی ملازم کے تقرر یا برطرفی کے متعلق ناظم عمومی کے فیصلہ کے خلاف اپیل سنکر اس کا فیصلہ کرنا۔

(و) جمعیتہ علماء ہند کے سرمایہ کی نگرانی کرنا۔

(ز) مجلس مالیات کی تجاویز پر غور کرکے میزانیہ مرتب کرنا اور جمعیتہ علماء ہند کی مجلس منتظمہ کے اجلاس میں منظوری کے لئے پیش کرنا۔

(ح) مخصوص حالات کی بنا پر (بامید منظوری مجلس منتظمہ) غیر معمولی اخراجات کے لئے میزانیہ کی مدات میں رد و بدل کرنا۔

(ط) اپنے اختیارات و فرائض کی انجام دہی کے لئے عارضی سب کمیٹیاں بنانا۔

(ی) صوبہ وار جمعیتوں یا ایسی ضلع وار جمعیتوں کو جہاں صوبہ کی جمعیتہ قائم نہیں ہے جمعیتہ علماء ہند کے ساتھ ملحق کرنا یا ان کے الحاق کو منسوخ کرنا۔

(ك) صوبہ وار جمعیتوں کے لئے قواعد و ضوابط بنانا یا ان کے پیش کردہ قواعد کو منظور کرنا۔

(ل) جمعیتہ علماء ہند کا سالانہ اجلاس عام یا حسب ضرورت کوئی خاص اجلاس طلب کرنا۔ اور اس کے انعقاد کے ضروری انتظامات کرنا

(م) صوبائی انتخابات کے متعلق بیقاعدگی کی شکایت کی سماعت اور اس کا فیصلہ کرنا۔

(ن) اپنی منظور کردہ تجاویز کو جمعیتہ علماء ہند کے آئندہ اجلاس میں بغرض توثیق و تصدیق پیش کرنا۔

(س) ایسی شکایت کو سُننا جو جمعیتہ علماء ہند کے قوانین یا اس کی قراردادوں کی خلاف ورزی کے بارے میں جمعیتہ علماء ہند کی مجلس منتظمہ کے کسی رکن کی جانب سے کسی دوسرے رکن کے متعلق کی گئی ہو۔ اور ایجنڈے میں اس کا ذکر کردیا گیا ہو۔

(ع) صوبائی جمعیتوں یا ان کی عدالتوں کے فیصلوں کے خلاف اپیل کی سماعت کرنا اور آخری فیصلہ صادر کرنا۔

مجالس قائمہ (اسٹینڈنگ کمیٹیز)

دفعہ (۵۸) جمعیتہ علماء ہند کی مجلس عاملہ حسب ذیل مجالس قائمہ بنائیگی۔

(الف) مجلس تعلیم و تربیت۔

(ب) مجلس نشر و اشاعت۔

(ج) مجلس مالیات۔

دفعہ (۵۹) مجالس قائمہ اپنا لائحہ عمل خود مرتب کریں گی۔ اپنے شعبہ سے متعلق تمام تجاویز پر غور کرکے ان کے بارے میں فیصلہ کریں گی اور اپنا میزانیہ مرتب کرکے مجلس مالیات کے سپرد کریں گی۔

دفعہ (۶۰) مجلس قائمہ کی ہر کارروائی جمعیتہ علماء ہند کی مجلس عاملہ کے سامنے منظوری کے لئے پیش ہوگی۔

دفعہ (۶۱) مجلس قائمہ میں سے ہر ایک مجلس کے زیادہ سے زیادہ سات رکن ہوں گے جن میں سے۔

(الف) چار ارکان جمعیتہ علماء ہند کی مجلس عاملہ منتخب کرے گی۔

(ب) ایک رکن جمعیتہ علماء ہند کا وہ ناظم ہوگا جس کے متعلق یہ شعبہ کیا جائے گا۔

(ج) دو رکن وہ ہوں گے جن کو یہ پانچ ارکان جمعیتہ علماء ہند کے ارکان یا غیر ارکان میں سے اپنے ساتھ شامل کرلیں۔

دفعہ (۶۲) ہر ایک مجلس قائمہ کا چیئرمین وہ ہوگا جس کو اس مجلس قائمہ کے سات ارکان اپنے میں سے منتخب کریں گے۔ اور ناظم شعبہ اس مجلس کا داعی (کنوینر) ہوگا۔

دفعہ (۶۳) مجلس قائمہ کا انتخاب سہ سالہ ہوگا۔ البتہ اگر اس دوران میں کسی وجہ سے مجلس قائمہ کے کسی رکن کی جگہ خالی ہوجائے تو باقی مدت کے لئے جمعیتہ علماء ہند کی مجلس عاملہ اس کی جگہ کوئی

رکن منتخب کرے گی۔

دفعہ (۶۴) مجلس قائمہ کا اجلاس مہینہ میں ایک دفعہ ہونا ضروری ہو گا۔ جس کو اس مجلس کا داعی (کنوینر) طلب کرے گا۔ کم از کم تین ارکان کی حاضری تکمیل نصاب کے لئے کافی ہو گی۔

دفعہ (۶۵) جمعیتہ علماء ہند کی مجلس عاملہ اغراض و مقاصد جمعیتہ کی تکمیل کے لئے حسب ضرورت مجالس قائمہ (اسٹینڈنگ کمیٹیز) کی تعداد میں اضافہ کر سکے گی۔ اور عارضی طور پر ماتحت جمعیتیں (سب کمیٹیاں) بھی بنا سکے گی۔

عہدیداروں کے فرائض و اختیارات

دفعہ (۶۶) ان فرائض و اختیارات کے علاوہ جو اس دستور العمل میں صدر جمعیتہ علماء ہند کے لئے کسی دوسری جگہ مذکور ہیں صدر جمعیتہ علماء ہند کے فرائض و اختیارات حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) مجلس منتظمہ جمعیتہ علماء ہند کی معین کردہ حدود کے اندر خزانہ سے رقم برآمد کرنا۔

(ب) مجلس منتظمہ جمعیتہ علماء ہند کے منظور کردہ میزانیہ کے اندر خرچ کی منظوری دینا۔

(ج) جمعیتہ علماء ہند کے اجلاس عام اور اس کی مجلس منتظمہ اور مجلس عاملہ کے جلسوں کی صدارت کرنا۔

(د) اپنی صوابدید کے مطابق اہم امور کے متعلق خط و کتابت یا گفت و شنید کرنا۔ یا ان کے بارے میں کوئی بیان یا اعلان جاری کرنا۔

(ہ) ناظمین و عمال دفتر کے کام کی نگرانی رکھنا اور شکایتوں کی سماعت کرنا

دفعہ (۶۷) صدر کی غیر موجودگی میں نائب صدر بحیثیت صدر کام کرے گا۔

فرائض واختیارات ناظم عمومی جمعیۃ عُلماء ہند و دیگر نظماء

دفعہ (۶۸) علاوہ ان فرائض واختیارات کے جو ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند کے لئے اس دستور العمل میں کسی دوسری جگہ مذکور ہیں جمعیۃ علماء ہند کے ناظم عمومی کے فرائض واختیارات حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) مختلف شعبہ جات کو بمشورۂ صدر کسی تحریر کے ذریعہ ناظموں میں تقسیم کرنا اور مفوضہ شعبہ جات کی نگرانی رکھنا۔

(ب) حسب ضرورت مختلف شعبہ جات کے اخراجات مقرر کرنا اور بذریعہ تحریر ان کے فرائض معین کرنا۔

(ج) ماتحت ملازمین وکارکنان میں تقسیم کار اور ان کے کاموں کی نگرانی رکھنا۔

(د) دفتر کی تنظیم وترتیب۔

(ہ) جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے عام مراسلات علاوہ اس مراسلت کے جو مستقلاً کسی ناظم کے سپرد کی گئی ہو۔

(و) ہنگامی ضرورتوں کے لئے وفود بھیجنا۔

(ز) ماتحت جمعیتوں کی نگرانی رکھنا۔

(ح) جمعیۃ علماء ہند کے اجلاس عام اور اس کی مجلس منتظمہ اور مجلس عاملہ کے جلسوں کی کارروائی کو منضبط کرنا اور اسکو رجسٹروں میں محفوظ رکھنا۔

(ط) جمعیۃ علماء ہند کی کارگذاری کی سالانہ رپورٹ مرتب کرنا اور اس کو بمنظوری مجلس، عاملہ اجلاس عام میں پیش کرنا۔

(ی) سو روپیہ ماہانہ تک تنخواہ پانے والے ملازم کا تقرر کرنا یا اس کو برطرف کرنا۔

(ک) حساب وکتاب صاف اور باضابطہ رکھنا اور حساب سے متعلق رسیدات

(د و چ) اور جملہ کاغذات محفوظ رکھنا۔

(ل) مجلس عاملہ اور مجلس منتظمہ کے اجلاسوں میں حسب دفعہ ۸۲ سالانہ میزانیہ منظوری کے لئے پیش کرنا۔

(م) منظور شدہ میزانیہ کی مدات میں حسب ضرورت ردوبدل کی تجویز، مجلس عاملہ جمعیتہ علماء ہند کے اجلاس میں پیش کرنا۔

(ن) مصارف کی تفصیل کے ساتھ آمد و صرف کا ماہانہ گوشوارہ مجلس عاملہ جمعیتہ علماء ہند کے اجلاس میں پیش کرنا۔

(س) آمد و صرف کا سالانہ حساب آڈٹ کرانا اور آڈیٹر کی رپورٹ کے ساتھ بمنظوری مجلس عاملہ شائع کرنا۔

(ع) حاصل شدہ رقوم خزانہ میں جمع کر کے خازن سے دستخط کرانا۔

(ف) جمعیتہ علماء ہند کی جائداد منقولہ و غیر منقولہ و سامان متعلقہ دفتر کی حفاظت کرنا اور اس کا انتظام و انصرام کرنا اور ان کے متعلق تمام دستاویزات ضروری کاغذات اور رجسٹر باضابطہ رکھنا۔

(ص) منظور شدہ میزانیہ کے مطابق مصارف روزمرہ کے لئے پانچسو روپیہ تک کی رقم ناظم عمومی اپنی تحویل میں رکھ سکتا ہے اور اسی قدر رقم بیک وقت اپنے دستخطوں سے خزانہ سے برآمد کر سکتا ہے اور اس سے زائد رقم برآمد کرنے کے لئے صدر کے دستخط ہونا بھی ضروری ہیں۔

(ق) معمولی اخراجات کی ادائیگی جن کی منظوری مجلس عاملہ دے چکی ہو۔

(ر) تمام معمولی و غیر معمولی اخراجات جو میزانیہ کے مطابق ہوں اور پانچسو روپیہ سے زائد نہ ہوں اپنے اختیار سے کرنا اور اس کی منظوری مجلس عاملہ سے حاصل کرنا۔

(ش) ایسے غیر معمولی مصارف کے لئے جو پانچسو روپیہ سے زائد ہوں مگر میزانیہ کے اندر ہوں صدر سے منظوری حاصل کرنا اور مجلس عاملہ کے اجلاس میں

پیش کرنا۔

دفعہ (۶۹) علاوہ ان فرائض واختیارات کے جو ناظموں کے لئے اس... ن دستورالعمل کی کسی دوسری دفعہ کی رُو سے حاصل ہیں جمعیۃ علماء ہند کے ناظمو میں سے ہر ناظم کے اختیارات حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) ہر شعبہ جو کسی ناظم کے سپرد کیا گیا ہو اس کی نگرانی کرنا۔

(ب) اپنے شعبہ سے متعلق عملہ کے تقرر کے لئے ناظم عمومی سے سفارش کرنا۔

(ج) ناظم عمومی کی غیر موجودگی میں اس ناظم کو جس کو ناظم عمومی اپنا قائمقام مقرر کرے۔ ناظم عمومی کے جملہ اختیارات حاصل ہوں گے۔

خازن کے فرائض

دفعہ (۷۰) خازن کے فرائض حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) جمعیۃ علماء ہند کی تمام رقوم کو جو اس کی تحویل میں جائیں یا واپس آئیں ہر ایک فنڈ کی علیحدہ تفصیل کے ساتھ محفوظ رکھنا۔

(ب) دستورالعمل کے ضابطہ کے بموجب صدر یا ناظم عمومی کی تحریری یادداشت پر رقم واپس کرنا۔

(ج) ان تجاویز کو جو وقتاً فوقتاً مجلس عاملہ یا منتظمہ میں مالیہ کے متعلق منظور ہوں پیش نظر رکھنا۔

مالی نظام

دفعہ (۷۱) جمعیۃ علماء ہند کے نظام ترکیبی میں شامل ہونے والی تمام جمعیتوں کے حسب ذیل دو فنڈ ہوں گے۔

(الف) جمعیۃ علماء فنڈ۔

(ب) زکوٰۃ وصدقات فنڈ۔

دفعہ (۷۲) جمعیتہ علماء فنڈ میں حسب ذیل رقوم جمع کی جائیں گی ۔

(الف) چندۂ معاونت کا وہ حصّہ جو متعلقہ جمعیتہ کو بموجب دفعہ ۸۰ حاصل ہو۔

(ب) فیس رکنیت ۔

(ج) مخصوص عطیات ۔

(د) وہ تمام عطیات جو ماہانہ یا سالانہ یا یکمشت دئے جائیں ۔

(ہ) وہ آمدنی جو جمعیتہ علماء کے کسی اجلاس کے انعقاد کے سلسلہ میں وصول ہو

(و) کسی سرکاری یا نیم سرکاری ادارہ کی منظور کردہ گرانٹ ۔

(ز) وہ آمدنی جو کسی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد یا کسی سامان کی فروخت یا اس کے کرایہ وغیرہ سے وصول ہو۔

(ح) وہ نفع جو جمعیتہ کے کسی شعبہ کے ذریعہ حاصل ہو۔

(ط) وہ آمدنی جو کسی وقف سے حاصل ہو۔

دفعہ (۷۳) زکوٰۃ و صدقات فنڈ میں حسب ذیل رقوم ..... جمع کی جائیں گی ۔

(الف) زکوٰۃ ۔

(ب) صدقات فطر و دیگر صدقات واجبہ ۔

(ج) چرم قربانی کی قیمت ۔

دفعہ (۷۴) جمعیتہ علماء ہند اور صوبائی جمعیتوں کا ایک ریزرو فنڈ ہوگا ۔ جس میں ہر سال کی آمدنی کا ایک مناسب حصّہ جو جمعیتہ علماء ہند یا جمعیتہ علماء صوبہ کی مجلس عاملہ طے کرے جمع کیا جاتا رہیگا اور شدید ضرورت کے وقت مجلس عاملہ کی اجازت سے مستعار لیا جا سکیگا ۔

دفعہ (۷۵) جمعیتہ علماء فنڈ کی آمدنی ۔ جمعیتہ علماء کے اغراض و مقاصد کی تکمیل، اس کے نظام کے استحکام و اجراء اور جمعیتہ سے تعلق رکھنے والی جملہ ضروریات پر صرف کی جا سکے گی ۔ مگر شرط یہ ہے کہ .....

..... دفعہ ۷۲ ضمن (ج) (ط) کی وہ آمدنی جو کسی خاص غرض کے لئے ہو وہ اسی غرض پر صرف ہوگی۔

دفعہ (۷۶) زکوٰۃ و صدقات فنڈ کی رقوم صرف ان مصارف میں صرف ہوں گی جو جمعیتہ علماء ہند کی مجلس عاملہ شرعی اصول کی روشنی میں ان کے .. لئے معین کرے۔

دفعہ (۷۷) اضلاع اور صوبہ جات کی جمعیتوں کی املاک غیر منقولہ جمعیتہ علماء ہند کی ملکیت ہوں گی اور ضلع و صوبہ کی جمعیتوں کو بغیر جمعیتہ علماء ہند کی منظوری کے ان کی تحویل و انتقال کا حق نہ ہوگا۔

دفعہ (۷۸) مقامی جمعیتہ چندہ معاونت اور ابتدائی رکنیت کی فیس کا ایک ثلث جمعیتہ علماء ضلع کو اور جمعیتہ علماء ضلع اس سلسلہ کی آمدنی کا ایک ثلث جمعیتہ علماء صوبہ کو اور جمعیتہ علماء صوبہ اس سلسلہ کی آمدنی کا ایک ثلث جمعیتہ علماء ہند کو ادا کرے گی۔ اور رسید حاصل کرے گی۔

دفعہ (۷۹) جمعیتہ علماء ہند کی مجلس منتظمہ کے ہر رکن کو فیس رکنیت سالانہ مبلغ تین روپیہ جمعیتہ علماء صوبہ کی مجلس منتظمہ کے ہر رکن کو دو روپیہ مجلس منتظمہ جمعیتہ علماء ضلع کے ہر رکن کو ایک روپیہ اور مجلس منتظمہ مقامی جمعیتہ علماء کے ہر رکن کو آٹھ آنہ سالانہ فیس رکنیت ادا کرنی ضروری ہوگی۔ چار آنہ سالانہ چندہ معاونت اور ابتدائی رکنیت کی فیس اس کے علاوہ ہوگی۔

دفعہ (۸۰) جمعیتہ علماء صوبہ کا ہر ایک رکن جمعیتہ علماء ہند کا نمائندہ ہوگا اور ہر روپیہ فیس نمائندگی جمعیتہ علماء ہند کو ادا کرے گا۔

دفعہ (۸۱) جمعیتہ علماء کی کسی کانفرنس یا اجلاس کے لئے وصول شدہ آمدنی کی وہ رقم جو ادا مصارف کے بعد فاضل بچے اس کا نصف حصہ اس جمعیتہ کو دیا جائے گا جس نے اس اجلاس عام یا کانفرنس کی دعوت دی تھی۔ باقی نصف حصہ اس جمعیتہ کو ملے گا جس کا اجلاس منعقد کیا گیا تھا۔

دفعہ (۸۲) جمعیتہ علماء ہند کی مجالس قائمہ اپنی ضروریات کے بموجب اپنے مصارف کا مفصل تخمینہ مرتب کرکے مجلس مالیات کے سامنے پیش کریں گی مجلس مالیات وصول شدہ تخمینوں کے پیش نظر جملہ ناظموں کے مشورہ سے میزانیہ مرتب کرکے مجلس عاملہ کے سامنے پیش کرے گی۔ مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد یہ میزانیہ مجلس منتظمہ جمعیتہ علماء ہند کے اجلاس میں آخری منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔

دفعہ (۸۳) مقامی جمعیتیں، اضلاع اور صوبوں کی جمعیتیں اپنا اپنا سالانہ میزانیہ خود منظور کریں گی۔ لیکن ضروری ہوگا کہ منظوری کے بعد مقامی جمعیتیں جمعیتہ علماء ضلع میں اور اضلاع کی جمعیتیں صوبہ میں اور صوبہ جات مرکز میں بجٹ کی صحیح نقل بھیجدیں۔

دفعہ (۸۴) کسی جمعیتہ کے دفتر میں کوئی رقم بغیر رسید کے جمع نہیں کی جائے گی اور کوئی رقم بغیر دو چرکے خرچ نہیں کی جائے گی۔ رقم کی رسید پر ناظم کے دستخط اور جمعیتہ کی مہر ہوگی۔

دفعہ (۸۵) جمعیتہ کے دونوں فنڈ علیحدہ علیحدہ رہیں گے اور کسی صورت میں ان کو ملایا نہ جا سکے گا۔ ہر ایک کا حساب علیحدہ رہے گا اور ہر ایک کا گوشوارہ جدا ہوگا۔

دفعہ (۸۶) مجلس عاملہ کی صوابدید کے بموجب خزانۂ جمعیتہ کا کل یا جز، کسی بنک میں بھی جمع کیا جا سکے گا۔

دفعہ (۸۷) خاص ضرورت کے موقع پر ضلع کی جمعیتہ صوبہ سے اور صوبہ کی جمعیتہ۔ مرکز سے امداد کی درخواست کر سکے گی۔ اور وہ امداد دی جا سکے گی۔

دفعہ (۸۸) جمعیتہ علماء ہند اور اس کی ماتحت ہر ایک جمعیتہ کی مجلس عاملہ اور مقامی جمعیتہ کی مجلس منتظمہ اختتام سال سے قبل ایک ایسا شخص مقرر

کرے گی جو سال بھر کے حسابات کی جانچ کرکے رپورٹ دے گا۔ اس رپورٹ کی نقل مقامی جمعیتہ۔ جمعیتہ علماء ضلع کو بھیجے گی اور اضلاع کی جمعیتیں جمعیتہ علماء صوبہ کو اور جمعیتہ علماء صوبہ جمعیتہ علماء ہند کو بھیجے گی۔

دفعہ (۸۹) جمعیتہ علماء ہند اور جمعیتہ علماء صوبہ کی مجلس عاملہ کو حق ہو گا کہ حسب ضرورت جس ماتحت جمعیتہ علماء کے حسابات کی چاہے جانچ کرالے۔

جمعیّۃ عُلمائے ہند کے جلسے

دفعہ (۹۰) جمعیتہ علماء ہند سے متعلق چار قسم کے جلسے ہوں گے۔

(الف) اجلاس عام جمعیتہ علماء ہند۔

(ب) جمعیتہ علماء ہند کی مجلس منتظمہ کا اجلاس۔

(ج) جمعیتہ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس۔

(د) مجالس قائمہ اور عارضی سب کمیٹیوں کے جلسے۔

دفعہ (۹۱) جمعیتہ علماء ہند کا اجلاس عام سالانہ منعقد ہوا کرے گا۔ جسمیں جمعیتہ علماء ہند کی مجلس منتظمہ اور صوبائی جمعیتوں کی مجالس منتظمہ کے جملہ ارکان شریک ہو سکیں گے۔ اس اجلاس عام کی ایک سب جیکٹ کمیٹی ہو گی جو صرف جمعیتہ علماء ہند کی مجلس منتظمہ کے ارکان پر مشتمل ہو گی۔

دفعہ (۹۲) جمعیتہ علماء ہند کے اجلاس عام میں وہ تجاویز پیش ہوں گی جو سب جیکٹ کمیٹی منظور کرے گی۔

دفعہ (۹۳) جمعیتہ علماء ہند کا صدر ہی سالانہ اجلاس عام کی صدارت کریگا۔

دفعہ (۹۴) جمعیتہ علماء ہند کے اجلاس عام کا کورم نصف ہو گا۔

دفعہ (۹۵) جمعیتہ علماء ہند کے اجلاس عام کو اختیار ہو گا کہ کوئی ایسی تجویز منظور کرے جو جمعیتہ علماء کی مجلس منتظمہ کی کسی منظور کردہ قرارداد کی ترمیم یا تنسیخ کرتی ہو۔ لیکن ایسی تجویز کی منظوری کے لئے حاضر ارکان کی دو ثلث ($\frac{2}{3}$)

اکثریت کی موافقت ضروری ہوگی۔

دفعہ (۹۶) جمعیتہ علماء ہند کی مجلس منتظمہ کے اجلاس کم از کم ششماہی منعقد ہوا کریں گے۔ ان میں جمعیتہ علماء ہند کے ارکان شامل ہوں گے۔

دفعہ (۹۷) جمعیتہ علماء ہند کے ششماہی اجلاس کو جمعیتہ علماء ہند کا صدر یا ناظم عمومی طلب کرسکتا ہے۔ غیر معمولی اجلاس مجلس عاملہ کے فیصلے یا دس ارکان جمعیتہ علماء ہند کی تحریری درخواست پر طلب کیا جا سکے گا۔

دفعہ (۹۸) جمعیتہ علماء ہند کی مجلس منتظمہ کے اجلاس کا کورم پچاس ہوگا۔

دفعہ (۹۹) جمعیتہ علماءِ ہند کے جلسوں کی اطلاع کے ساتھ مضامین زیر بحث کے اجمالی عنوانات (ایجنڈا) بھیجنے ضروری ہوں گے۔

دفعہ (۱۰۰) جمعیتہ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس صدر یا ناظم عمومی بمشورۂ صدر جب چاہیں طلب کرسکیں گے۔

دفعہ (۱۰۱) مجلس عاملہ جمعیتہ علماء ہند کے پانچ ارکان کی تحریری درخواست پر مجلس عاملہ کے اجلاس کا طلب کرنا ناظم عمومی کے لئے ضروری ہوگا۔

دفعہ (۱۰۲) جو جلسہ کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی کیا جائے گا اس کے لئے دوبارہ کورم کی ضرورت نہ ہوگی۔ بشرطیکہ (الف) دونوں جلسوں کی اطلاع باقاعدہ تمام ارکان کے پاس دفتر سے روانہ کی گئی ہو۔

(ب) دوسرے اجلاس کا ایجنڈا وہی ہو جو پہلے اجلاس کا تھا۔

دفعہ (۱۰۳) ہر اجلاس کے لئے کورم کی شرط پہلی نشست کے لئے ہوگی
دفعہ (۱۰۴) تمام اجلاسوں میں بجزان مستثنیٰ صورتوں کے جن میں کثرت رائے کو کسی زائد قید سے مقید کیا گیا ہو زیر بحث امور کا فیصلہ کثرت رائے سے ہوگا۔ لیکن ایسے مذہبی مباحث میں جو فتویٰ کی حیثیت رکھتے ہوں صرف علماء کی رائے معتبر ہوگی۔
دفعہ (۱۰۵) مجلس عاملہ کے اجلاس کے لئے ایک ہفتہ مجلس منتظمہ کے اجلاس کے لئے دو ہفتہ اور اجلاس عام کے لئے چار ہفتہ پیشتر اطلاع دینی ضروری ہوگی لیکن غیر معمولی حالات میں مجلس عاملہ کا اجلاس تین دن کے نوٹس پر بھی طلب کیا جا سکتا ہے۔

دستور العمل میں ترمیم و تنسیخ

دفعہ (۱۰۶) جمعیتہ علماء ہند کی مجلس منتظمہ جمعیتہ کے دستور العمل میں ترمیم و تنسیخ یا اضافہ کر سکتی ہے بشرطیکہ :-
(الف) ایجنڈے میں اس کا ذکر کیا گیا ہو۔
(ب) ایجنڈا مدت مقررہ (مذکورہ دفعہ ۱۰۵) کے مطابق جاری کیا گیا ہو۔
(ج) اغراض و مقاصد میں ترمیم و تنسیخ یا اضافہ کے لئے یہ بھی لازم ہوگا کہ حاضر ارکان کی دو ثلث اکثریت ترمیم و تنسیخ یا اضافہ کی ضرورت کا فیصلہ کرے۔
دفعہ (۱۰۷) جمعیتہ علماء ہند کا صدر دفتر دہلی میں رہیگا لیکن بوقت، ضرورت اجلاس جمعیتہ علماء ہند کے حاضر ارکان کی دو ثلث کثرت رائے سے کسی مناسب مقام میں تبدیل ہو سکے گا۔
جمعیتہ علماء ہند کے اجلاس خصوصی منعقدہ ۱۴/۱۵ ذی قعدہ سنہ ۱۸/۱۹

اگست ۱۹۵۱ء بمقام مرادآباد مندرجہ ذیل دو دفعات کا اضافہ کیا گیا۔
دفعہ (۱۰۸) جمعیتہ علماء ضلع اور صوبہ کے اپنے اپنے باضابطہ انتخابات کے بعد (مرکزی جمعیتہ علماء کی طرح) جمعیتہ علماء صوبہ کی مجلس منتظمہ کو حق ہوگا کہ وہ صوبہ کے اہل علم، ارباب تقویٰ نیز ذی اثر اور صائب الرّائے حضرات میں سے دس تک ارکان کو نامزد (کوایٹ) کرے بشرطیکہ نامزد حضرات جمعیتہ علماء کے مقاصد اور طریق کار سے اتفاق رکھتے ہوں۔ اور اسی طرح جمعیتہ علماء ضلع کی مجلس منتظمہ کو حق ہوگا کہ وہ اپنے ضلع کے اہل علم۔ ارباب تقویٰ نیز ذی اثر اور صائب الرّائے اصحاب میں سے زیادہ سے زیادہ پانچ ارکان نامزد کرے۔
دفعہ (۱۰۹) اگر دفعہ (۱۰۸) کے ماتحت نامزدگیوں کے متعلق معیار صلاحیت میں اختلاف پیدا ہو جائے تو اضلاع کی نامزدگیوں کے متعلق آخری فیصلہ کا حق صدر جمعیتہ علماء صوبہ کو اور صوبوں کی نامزدگیوں کے متعلق آخری فیصلہ کا حق صدر جمعیتہ علماء ہند (مرکزی) کو حاصل ہو گا۔

محمد حفظ الرحمٰن
ناظم عمومی جمعیتہ علماء ہند

ضمیمہ

دستور اساسی کی دفعہ ۷، ۸ پر عمل درآمد کے لئے تین فارموں کی ضرورت ہوگی جن کے نمونے درج ذیل ہیں صوبائی جمعیتیں ان فارموں کو طبع کرائیں صوبائی جمعیتہ کو یہ بھی حق ہے کہ اپنے صوبہ کی زبان اور صوبہ کے رسم الخط میں ان کو طبع کرالیں۔

دفعہ (۷) کے بموجب مندرجہ ذیل فارم طبع کرایا جائے۔

فارم معاونت جمعیتہ علماء ہند

اسم گرامی.....ولدیت.....

پورا پتہ.....

میں جمعیتہ علماء ہند کے اغراض و مقاصد سے پوری طرح متفق ہوں میں اس کے تعلیمی۔ تمدنی اور اصلاحی لائحہ عمل (پروگرام) کو کامیاب بنانے کی پوری کوشش کرتا رہوں گا اور وعدہ کرتا ہوں کہ جمعیتہ علماء ہند کے معاون کی حیثیت سے ہر سالانہ چندہ ادا کرتا رہوں گا۔

دستخط یا نشان انگوٹھ.....

سند معاونت

میں تصدیق کرتا ہوں کہ آج بتاریخ..... ماہ..... سنہ..... جناب.....

ساکن نے جمعیتہ علماء ہند کے معاون کی حیثیت سے ہر چندہ معاونت ادا کردیا اور آئندہ چار آنہ سالانہ چندہ معاونت ادا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ دستخط تصدیق کنندہ.....

اغراض و مقاصد جمعیتہ علماء ہند

(الف) اسلام شعائر اسلام، اور مسلمانوں کے آثار و معابد کی حفاظت۔

(ب) مسلمانوں کے مذہبی، تمدنی اور تعلیمی حقوق کی تحصیل و حفاظت۔

(ج) مسلمانوں کی مذہبی، تعلیمی، اخلاقی اور معاشرتی اصلاح۔

(د) ایسے اداروں کا قیام جو مسلمانوں کی تعلیمی۔ تہذیبی اور معاشرتی (سوشل) زندگی کی ترقی و استحکام کا ذریعہ ہوں۔ (ہ) اسلامی تعلیمات کی روشنی میں انڈین یونین کے مختلف فرقوں کے درمیان میل جول پیدا کرنا اور اس کو مضبوط کرنے کی کوشش کرنا۔

(و) علوم عربیہ و اسلامیہ کا احیاء اور زمانہ حال کے مقتضیات کے مطابق نظام تعلیم کا اجراء

(ز) تعلیمات اسلامی کی نشر و اشاعت۔ (ح) اسلامی اوقاف کی تنظیم و حفاظت۔

دفعہ (۸) کی تعمیل کے لئے فارم کا نمونہ حسب ذیل ہے

فارم رکنیت جمعیۃ علماء ہند

از ولد عمر ساکن

بخدمت جناب ناظم صاحب جمعیۃ علماء ضلع صوبہ

سلام وتحیۃ مسنونہ

میں سنہ سے جمعیۃ علماء ہند کا معاون ہوں۔ میں لکھنا پڑھنا جانتا ہوں میرے ذمہ کسی سال کا چندہ معاونت باقی نہیں ہے میں شرائط رکنیت میں سے شرط نمبر..... کو پورا کرتا ہوں۔ اور چار آنہ فیس رکنیت ادا کر چکا ہوں۔ عنایت فرما کر جمعیۃ علماء ہند کے ارکان کے رجسٹر میں میرا نام درج کر لیجئے

دستخط امیدوار

سند رکنیت

جناب محترم ساکن سنہ سے جمعیۃ علماء ہند کے معاون ہیں۔ آپ شرائط رکنیت پوری کرتے ہیں اور ابتدائی رکنیت کی فیس ادا کر کے فارم رکنیت پر دستخط کر چکے ہیں آپ کو ماہ سنہ سے جمعیۃ علماء کا رکن قرار دیدیا گیا ہے۔

دستخط ناظم جمعیۃ علماء ..... ضلع ..... (یہ سند فارم رکنیت کی خانہ پری کرنے والے کو دیدی جائے)

رکنیت جمعیۃ علماء ہند کی شرائط

دستور اساسی جمعیۃ علماء ہند کی دفعہ (۸) کے بموجب مندرجہ ذیل شرطوں میں سے کم از کم کسی ایک شرط کا جمعیۃ علماء ہند کے رکن میں ہونا ضروری ہے۔

۱۔ عالم ہو۔ یا کسی عربی درسگاہ میں تین سال تک تعلیم پا چکا ہو۔ یا کسی یونیورسٹی یا سرکاری بورڈ کا میٹری کولیشن یا اس کے مساوی کوئی امتحان پاس کر چکا ہو۔

۲۔ کسی سرکاری یا غیر سرکاری درسگاہ کا معلم۔ منیجر یا مہتمم۔ ٹرسٹی، یا مجلس شوریٰ کا ممبر ہو۔

۳۔ کسی اخبار یا رسالہ کے (خواہ کسی زبان میں ہو) ادارۂ تحریر میں ایک سال تک شامل رہ چکا ہو۔

۴۔ کسی تبلیغی، اصلاحی، یا معاشرتی (سوشل) ادارہ کا (جو کم از کم دو سال سے جاری ہو) ایکسال سے ممبر ہو۔

۵۔ کسی ادبی، یا علمی دار الاشاعت کا (جو کم از کم دو سال سے جاری ہو) ایکسال سے ممبر ہو۔

۶۔ کسی دار المطالعہ یا لائبریری کی مینجنگ کمیٹی کا ممبر ہو، بشرطیکہ دار المطالعہ یا لائبریری کم از کم دو سال سے جاری ہو

۷۔ ڈاکٹر۔ طبیب یا وید ہو جو سند یافتہ یا رجسٹرڈ ہو یا اس کا مطب مسلسل پانچ سال سے جاری ہو۔

۸۔ مرکزی یا صوبائی مجالس آئین ساز، لوکل بورڈ، یا کسی پبلک ادارہ (لوکل باڈیز) یا کسی دیہاتی پنچایت کا ممبر ہو۔

۹۔ گذشتہ انتخابات کے بعد کم از کم سو معاون ہر سال بناتا رہا ہو۔ ۱۰۔ جمعیۃ علماء ضلع، صوبہ، یا مرکز کی مجلس منتظمہ کا رکن رہ چکا ہو۔ ۱۱۔ کسی وقف کا متولی یا کسی مسجد کا مستقل امام ہو۔

چندہ معاونت کی رسید کا نمونہ حسب ذیل ہوگا

(نوٹ) یہ رسید آئندہ سال ان کو دی جائے گی جو پہلے سال فارم معاونت پُر کرکے ۴ر ادا کر چکے ہیں باقی جو صاحب پہلی مرتبہ معاون بن رہے ہیں ان کو صرف سند معاونت دی جائے گی۔ کسی اور رسید کی ضرورت نہیں ہوگی۔ سند معاونت خود رسید ہے صوبائی جمعیتیں جس طرح معاونت اور رکنیت کے فارم طبع کرائیں ایسے ہی یہ رسیدیں بھی طبع کراکر ان کی جلدیں بنوالیں اور ماتحت جمعیتوں کو دیتی رہیں تاکہ آمدنی اور کوٹہ وغیرہ کا حساب نظم وضبط میں رہے۔

مثنیٰ رسید سالانہ چندہ معاونت جمعیتہ علماء ہند نمبر جلد۔

آج بتاریخ ماہ سنہ

جناب محترم ساکن محلہ / موضع ڈاک خانہ ضلع سے

۴ر چندہ معاونت جمعیتہ علماء ہند بابت سنہ وصول ہوئے۔

دستخط ناظم جمعیتہ علماء ضلع

رسید سالانہ چندہ معاونت جمعیتہ علماء ہند نمبر جلد

آج بتاریخ ماہ سنہ

جناب محترم ساکن محلہ / موضع ڈاک خانہ ضلع سے

۴ر چندہ معاونت جمعیتہ علماء ہند بابت سنہ وصول ہوئے۔

دستخط ناظم جمعیتہ علماء ضلع

تمام شد

(مولانا) محمد حفظ الرحمٰن ناظم عمومی جمعیتہ علماء ہند

دہلی

ربیع الاول ۱۳۷۱ھ دسمبر ۱۹۵۱ء

مذہبی تعلیم

مسلمان بچوں کی مذہبی تعلیم وقت کا سب سے اہم اور سب سے زیادہ نازک مسئلہ ہے۔ جب تک ہر ایک مسلمان اس فرض کی طرف پوری توجہ نہیں کرے گا یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا جمعیتہ علماء ہند نے اپنے ارکان اور معاونین سے بار بار اپیل کی ... کہ وہ ایک ضروری پروگرام کی حیثیت سے تعلیمی خدمت کو اپنا فرض سمجھیں یعنی :-

(۱) اپنے محلوں میں دینی تعلیم کے صباحی یا شبینہ مکتب قائم کریں۔

(۲) جو مکاتیب یا مدارس قائم ہیں۔ ہر طرح ان کی امداد کر کے اُن کو مضبوط اور ترقی پذیر بنائیں۔

(۳) خود اپنے گھروں میں اپنے بچوں کو اور محلّہ کے بچوں کو دینی تعلیم دیں۔

جمعیتہ علماء ہند کی تعلیمی کمیٹی دینی تعلیم کا ایک ایسا جامع اور مختصر نصاب تیار کر رہی ہے کہ صرف ۵۰ منٹ یومیہ صرف کرنے سے بچہ پانچ سال میں قرآن شریف بھی ختم کر سکتا ہے۔ اور اس کے ساتھ۔ اسلامی عقائد۔ عبادات۔ سیرت۔ تاریخ۔ اخلاق۔ معاشرت اور اسلامی تہذیب و آداب سے بخوبی واقف ہو سکتا ہے۔ اس نصاب کی مندرجہ ذیل کتابیں طبع ہو چکی ہیں۔ باقی زیر ترتیب یا زیر طبع ہیں۔ وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَھُوَ الْمُعِیْنُ ؕ

اردو عربی قاعدہ ——— ۵ر دینی تعلیم کا پہلا رسالہ ——— ۴ر

طریقۂ تعلیم ——— (جس میں معلمین کو بتایا گیا ہے کہ اس درجہ کے بچوں کو کس طرح عقائد۔ سیرت۔ اخلاق اور اسلامی تہذیب سے واقف کیا جائے۔ ——— ۴ر

دینی تعلیم کا دوسرا رسالہ ——— ۱۴ر

الجمعیتہ بک ڈپو۔ گلی قاسم جان ..... دہلی

روزنامہ الجمعیۃ

ہندیونین کے اس نازک ترین دور میں کہ پچھلے نشانات مٹ رہے ہیں ہر دن انقلاب کی گردش لے کر آرہا ہے اور ہر ایک فرقہ اپنے دماغی نقشہ کے مطابق مستقبل کی تعمیر کرنا چاہ رہا ہے۔ مسلم اقلیت بیم و رجار کی کشاکش میں مبتلا ہے۔ جس طرح جمعیۃ علماء ہند مسلمانوں کی اہم ترین زرّین خدمات انجام دے رہی ہے۔

ایسے ہی اس کا روزنامہ الجمعیۃ بھی عظیم الشان خدمات کی مثال قائم کر رہا ہے۔ اُس کے بے لاگ تبصرے۔ حیات بخش مضامین اور حریت پرور مقالات نے مایوسیوں کے بادلوں کو چھانٹا۔ دماغوں سے خوف و ہراس کو دور کیا۔ زندگی کی رُوح پیدا کی۔ اور اردو صحافت میں سنجیدہ اور مدلّل تنقید کی بہترین مثال قائم کی۔ آج مخالف و موافق غرض ہر ایک اخبار بیں الجمعیۃ کی ان خوبیوں کا قائل ہے۔ لیکن چونکہ وہ ایک معزز اور مؤقر جماعت کا اخبار ہے۔ وہ کسی ناجائز یا غیر محتاط طور پر کوئی امداد تو کیا حاصل کرتا.....

مخصوص اصول سے ہٹے ہوئے اشتہارات بھی نہیں قبول کر سکتا۔ اس کا نتیجہ ہے کہ آج تک وہ خسارہ کی مصیبت سے نجات نہیں پا سکا۔ اگر آپ اس کو دائم اور اس کی خدمات کو زیادہ سے زیادہ مفید اور عام کرنا چاہتے ہیں۔ تو صرف یہی صورت ہے کہ آپ آج ہی سے اس کے مستقل خریدار بن جائیے۔ اپنے احباب کو خریدار بنائیے۔ اگر آپ کے یہاں ایجنسی قائم نہ ہو تو ایجنسی قائم کرائیے۔ کوشش کیجئے کہ کاروبار کرنے والے احباب الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیں۔ مالی امداد و اعانت فرما کر الجمعیۃ فنڈ مضبوط کیجئے۔

اس حقیقت کو فراموش مت فرمائیے کہ ترجمان' جمعیۃ علماء ہند کی ترقی جمعیۃ علماء ہند کی ترقی ہے۔

نیازمند

نگراں روزنامہ الجمعیۃ دہلی

عطیہ درآمد ۳۵۳۳۳۳
رام پور رضا لائبریری